

کتاب خلافت معاویہ ^{رضی اللہ تعالیٰ عنہ} و یزید کا آپریشن حضرت سیدنا امیر معاویہ ^{رضی اللہ تعالیٰ عنہ} کے متعلق اہلسنت کا عقیدہ

عمدة المحققین حضرت علامہ مولانا مفتی حبیب اللہ نعیمی اشرفی بھاگلپوری رحمۃ اللہ علیہ

طالب دعا
زوہیب حسن عطاری

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مسئلہ ۴۷: ”خلافت معاویہ و یزید“ جیسی رسوائے عالم کتاب نظر سے گزرنی ہوگی اس کا بھی امکان ہے کہ اپنی عدم فرصتی کے باعث نہ ملاحظہ فرما سکے ہوں تو ادارہ ”پاسبان“ اپنی ذمہ داری پر آپ کو مطلع کرتا ہے کہ اس زہریلی کتاب میں حسب ذیل باتیں درج ہیں۔ مثلاً

(۱): حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت میں حضرت سیدنا مولا علی کا ہاتھ تھا۔ (۲): سرکار حسین کی تاریخ شہادت غلط ہے۔ (۳): یزید امیر برحق تھا۔ (۴): امام حسین نے یزید پر خروج و بغاوت کی۔ (۵): یزید متقی و پرہیزگار تھا وغیرہ وغیرہ۔

لہذا اس کتاب کے بارے میں آپ اپنی رائے سے فوراً مطلع فرمائیں تاکہ ”حسین نمبر“ میں اس کی اشاعت ہو سکے۔

مسئولہ مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی، مدیر پاسبان، از دفتر پاسبان، الہ آباد (۲ ص ۱۲۰)

الجواب: سب سے پہلے میں نے ”خلافت یزید و معاویہ“ نامی کتاب کا تذکرہ اپنے مہربان حکیم سید کلب علی صاحب امر و ہوی کی زبانی سنا۔ پھر چند روز کے بعد کتاب مذکور کا تذکرہ اخبارات میں پڑھا۔ اس کتاب کے مضامین پر اطلاع پانے کے بعد بتقاضائے ایمان و محبت اہل بیت کرام و صحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین قلب بیحد متاثر ہوا کہ دور حاضر میں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بھی ایسے ناپاک اور گندے خیالات کے مصنفین موجود ہیں جو اپنے باطل مزعومات اور ناقص خیالات کو صفحہ قرطاس پر لا کر اپنی گندہ ذہنی اور دریدہ ذہنی کا مظاہرہ کر کے سارے عالم اسلام کو روحانی تکلیف پہنچا کر دل کے پھسولے پھوڑتے ہیں اور ان مقدس ہستیوں پر کچڑا چھالنے کی ناپاک سعی و کوشش کرتے ہیں۔

بعض اوقات جب کتب دیدیہ میں خارجی فرقہ کا کوئی تذکرہ آتا تھا تو مجھے خیال پیدا ہوتا تھا کہ شاید اب سرزمین ہندوپاک میں اس فرقہ کا نام و نشان بھی باقی نہیں۔ لیکن اس رسوائے زمانہ اور بدنام عالم کتاب کے مضامین پر مطلع ہو کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ اس کتاب کے خلاف کچھ لکھنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ حضرت پاسبان ملت مولانا مشتاق احمد صاحب نظامی الہ آبادی نے بذریعہ تحریر اس کتاب کی مخالفت میں فتویٰ لکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ میں مولانا کا شکر گزار ہوں کہ ان کی تحریک پر مندرجہ ذیل فتویٰ لکھا گیا۔ جواب کے بعض حصوں میں مزید تفصیل کی ضرورت تھی مگر بغرض اختصار میں نے بعض تفصیلات اور بعض دیگر کتب کے حوالہ جات کو چھوڑ دیا ہے اور اسی لئے بعض حدیث کا محض ترجمہ لکھ دیا ہے۔ چونکہ جواب کافی طویل ہو گیا ہے۔ فرصت نہیں ملتی ورنہ میں مستقل طور پر اس میں ایک کتاب لکھتا۔ مولانا تعالیٰ اس مختصر تحریر کو قبول فرمائے اور مجھے اس بارے میں مستقل کتاب لکھنے کی توفیق دے۔ آمین!

بدنام زمانہ و رسوائے عالم کتاب ”خلافت یزید و معاویہ“ تالیف کردہ محمود عباسی محض غلط و باطل ہے۔ اس کتاب کے تمام مضامین خارجی فرقہ کے خیالات باطلہ اور اوہام فاسدہ پر مشتمل ہیں۔ جس میں صداقت و حقانیت کا فقدان ہے۔ تحقیق و تدقیق معدوم ہے جو بات لکھی گئی ہے جمہور اہلسنت و جماعت کے مسلک صحیح کے خلاف ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے منظر عام پر آتے ہی ملک کے بیشتر امصار و بلاد اور قصبات و مواضع میں احتجاجی جلسے ہوئے اور اس کتاب کے رد و ابطال پر فضلاء محققین نے واضح دلائل کے ساتھ اس کے تار و پود کی دھجیاں اڑا دیں اور اپنی جمہوری حکومت سے اس امر کی اپیل کی گئی کہ حکومت اس دلائل کتاب کو ضبط کرے اور اس کی اشاعت کو ممنوع قرار دے۔ کوئی سنی اس کتاب کے مضامین فاسدہ پر ہرگز ہرگز اعتقاد نہ رکھے، نہ اہل سنت و جماعت کا کوئی فرد اس کو صحیح تصور کرے۔ اس ناپاک کتاب میں اہل بیت نبوت کے مخصوص افراد خصوصاً پنجتن پاک حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاک دامنوں کو گندہ اور گھنونی چیزوں کے ساتھ ملوث کرنے کی جو ناپاک سعی کی گئی ہے اس کا تصور ہر مسلمان مومن کے لئے بے حد تکلیف دہ ہے۔ وہ پنجتن پاک اور اہل بیت جن کی شان میں قرآن کریم بآنگ بلند ﴿وَإِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُفْمَ تَطْهِيرًا﴾ [الاحزاب: ۳۳] (یہی چاہتا ہے اللہ کہ دور کر دے تم سے ہر ناپاک کی کو، اے نبی کے گھرانو، اور پاک کر دے تمہیں خوب) کی بشارت دے رہا ہے یعنی اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاک کی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔ جب حضرت رب العزت جل شانہ نے اپنے پیارے رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کو ہر نجاست و ناپاکی، ہر خرابی و برائی، ہر گناہ و اثم، ہر گندی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وگھنونی چیز سے دور فرمادیا اور خوب پاک و صاف، طاہر و مطہر کر دیا تو پھر کس کی مجال ہے کہ ان نفوس قدسیہ کی طرف کسی معمولی گناہ کی بھی نسبت کرے۔ مگر نام کا محمود عباسی جو درحقیقت محمود یزیدی ہے وہ حضرت مولانا علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر ایک مقدس صحابی رسول سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل جیسے گناہ عظیم کا الزام اس طرح لگاتا ہے کہ ان کے قتل میں علی کا ہاتھ تھا۔ معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ۔ کیا کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ و رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ماننے والا، قرآن کریم پر ایمان لانے والا، قرآن میں جو فرمان رب العالمین عزاسمہ وارد ہے کہ اہل بیت نبوت کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی ناپاکی اور ہر گناہ سے دور رکھ کر پاک و ستھرا کر دیا ہے۔ اس فرمان واجب الاذعان کے مقابلہ میں محمود یزیدی کی اس بات پر کان بھی دھرے گا کہ قتل حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں علی کا ہاتھ تھا ہر گز نہیں، ہر گز نہیں۔ بلکہ محمود یزیدی کو خارجی، ضال و مفصل مخالف حکم فرقان حید و منکر امر قرآن مجید قرار دے گا۔ تفسیر ابن جریر طبری کی مرفوع حدیث سے یہی ظاہر و باہر ہے ہے اور جمہور مفسرین کا بھی یہی قول ہے کہ آیت مندرجہ بالا پنجتن پاک کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ مسلم شریف میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت ﴿نَذْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمُ﴾ [آل عمران: ۶۱] (ہم بلا لیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے) نازل ہوئی تو سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت مولانا علی و حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور بارگاہ ذوالجلال میں یہ عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں۔

اسی مسلم شریف میں دوسری روایت حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں آئی ہے کہ ایک دن صبح کو حضور شافع یوم النشور ﷺ باہر تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت حضور پر ایک نقشین کبل سیاہ رنگ کا تھا کہ حضرت امام حسن آئے۔ حضور نے ان کو اس کبل میں داخل فرمایا پھر حضرت امام حسین آئے وہ بھی اس کبل میں داخل ہو گئے۔ پھر حضرت خاتون جنت فاطمہ آئیں ان کو اس کبل میں داخل فرمایا۔ پھر حضرت مولانا علی آئے ان کو بھی کبل میں داخل فرمایا۔ پھر حضور نے آیت کریمہ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُفْمَ تَطْهِيرًا﴾ [الاحزاب: ۳۳] (یہی چاہتا ہے اللہ کہ دور کر دے تم سے ہر ناپاکی کو، اے نبی کے گھرانو، اور پاک کر دے تمہیں خوب) تلاوت فرمائی۔ یہ حدیثیں واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ یہ حضرات اہل بیت میں داخل ہیں۔

پنجتن پاک کے فضائل و مناقب میں بہت کثیر صحیح حدیثیں بھی آئی ہیں۔ میں بغرض اختصار صرف چند حدیثیں نکھتا ہوں۔ مسلم شریف کی حدیث میں جو بروایت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارد ہوئی ہے اس میں اللہ کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں۔

انا تارک فیکم ثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ الہدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ۔ فحث علی کتاب اللہ و رغب فیہ ثم قال: و اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہ میں تمہارے لئے دو چیزیں چھوڑتا ہوں۔ پہلی چیز اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم ہے جس میں ہدایت و نور ہے جس کتاب اللہ کو لے لو اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لو پھر فرمایا کہ اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تم کو اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں اپنے اہل بیت کے بارے میں، میں تم کو اللہ سے ڈراتا ہوں اپنے اہل بیت کے بارے میں۔

ترندی شریف کی روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں۔
یا ایہا الناس انی قد ترکت لیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ و عترتی اہل بھی۔
کہ اے لوگو! میں نے تمہارے لئے ایسی چیز چھوڑ دی ہے کہ اگر تم اس چیز کو پکڑے رہو گے تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔
وہ چیز قرآن کتاب اللہ ہے اور میری عترت، اہل بیت ہے۔

ترندی شریف کی حدیث میں جو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مولیٰ علی و حضرت فاطمہ زہرا اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے ارشاد فرمایا۔

انا حرب لمن حاربتم و انا مسلم لمن سالمتم۔

کہ ان چاروں حضرات کے مقابلہ میں جنگ کرنے والوں سے میں جنگ کرنے والا ہوں۔ اور ان سے صلح کرنے والوں سے میں صلح کرنے والا ہوں۔

طبرانی اور حاکم کی حدیث میں بروایت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ حضور سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

النظر الی علی عبادۃ۔

کہ علی کو دیکھنا عبادت ہے۔

ابویعلیٰ اور بزار کی حدیث میں جو حضرت سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔

من آذی علیا فقد آذانی۔

کہ جس نے علی کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی۔

طبرانی میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث وارد ہے کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من احب علیا فقد احبنی، و من احبنی فقد احب اللہ، و من ابغض علیا فقد ابغضنی، و من ابغضنی فقد

ابغض اللہ۔

کہ جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ اور جس

نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا۔

ترندی اور حاکم کی حدیث میں وارد ہے۔ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ان الجنة تشعاق الى ثلاثة على و عمار و سلمان.
کہ جنت تین مخصوص کا اشتیاق رکھتی ہے۔ علی اور عمار اور سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔
امام احمد اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔
لا یحب علیا منافق ولا یغضه مؤمن.

کہ کوئی منافق علی سے محبت نہ کرے گا اور کوئی مؤمن علی سے بغض نہ رکھے گا۔
امام احمد کی دوسری حدیث میں ہے کہ حضور افضل المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔
من سب علیا فقد سبنی.

کہ جس نے علی کو برا کہا سب و شتم کیا اس نے مجھے برا کہا اور سب و شتم کیا۔
وہابی کی حدیث میں ہے کہ حضور سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔
من احب الله احب القرآن و من احب القرآن احبني و من احبني فقد احب اصحابي و قرابتي.
کہ جس نے اللہ سے محبت کی اس نے قرآن سے محبت کی اور جس نے قرآن سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی
اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے میرے اصحاب اور میرے قرابت مندوں سے محبت کی۔
امام احمد اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا۔

من احبني و احب هذين یعنی الحسن و الحسين و اباهما و امهما کان معی فی الجنة.
کہ جس نے مجھ سے محبت کی اور ان دونوں یعنی حضرات حسن و حسین اور ان دونوں کے والد حضرت علی اور ان دونوں
کی والدہ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا سے محبت کی تو وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔
ابن عبد اللہ کی حدیث میں ہے کہ سید کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔
من احب علیا فقد احبني و من ابغض علیا فقد ابغضني و من آذی علیا فقد آذانی و من آذانی فقد آذی
الله.

کہ جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس
نے علی کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔
نیز ایک حدیث میں وارد ہے کہ۔

لا یحبنا اهل البيت الامون من تقی ولا یغضنا الا مومن شقی.
کہ ہم اہل بیت سے محبت نہ کرے گا مگر مومن تقی اور ہم اہل بیت سے بغض نہ رکھے گا مگر بد بخت منافق۔
احادیث مندرجہ بالا سے خوب واضح اور روشن و مبرہن طریقہ پر معلوم ہو گیا کہ اہل بیت نبوت سے محبت کرنا اللہ

Click For More Books

تعالیٰ کے مقدس رسول ﷺ سے محبت کرنا اور قرآن سے محبت کرنا اور خود حضرت رحمان جل و علا تبارک و تعالیٰ سے محبت کرنا ہے۔ اور ان سے بغض رکھنا محبوب رب العالمین سے بغض رکھنا اور قرآن سے بغض رکھنا اللہ تعالیٰ سے بغض رکھنا ہے۔ اگلی ایذا رسانی خاتم النبیین کی ایذا رسانی اور حضرت احکم الحاکمین کی ایذا رسانی ہے۔ اور ان کو برا کہنا اور سب و شتم کرنا سلطان دارین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برا کہنا اور سب و شتم کرنا اور اللہ تعالیٰ کو برا کہنا اور سب و شتم کرنا ہے۔ اور ان سے جنگ و محاربہ کرنا حضور نور مجسم ﷺ سے جنگ و محاربہ کرنا اور اللہ رب العزت سے جنگ و محاربہ کرنا ہے۔ اور ان سے صلح و مصالحت کرنا مکی سرکار ﷺ سے صلح و مصالحت کرنا اور اللہ تعالیٰ سے صلح و مصالحت کرنا ہے۔ ان سے محبت رکھنا عین ایمان ہے اور ان سے بغض و عداوت رکھنا شقات و منافقت رکھنا ہے اور ان کے جنتی ہونے کی خبر بھی صاحب لولاک سیار افلاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے۔ کما سیاتی۔

ان فرامین رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں ایک محمود یزیدی نہیں بلکہ ہزاروں محمود یزیدی بھی اہل بیت نبوت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخی کا کوئی کلمہ کہے یا لکھے اور چھاپے تو کوئی مومن ایسے کہنے والے اور لکھنے والے اور چھاپنے والے کی ایسی بات پر ہرگز ہرگز متوجہ نہ ہوگا اور یہ خیال کرنے پر مجبور ہوگا کہ ایسا کہنے والا، لکھنے والا، چھاپنے والا مجنون و پاگل ہے جس کے دماغ کی چولیس بل گئیں ہیں۔ جو ایسے بیہودہ بکواس کرتا ہے۔ محمود یزیدی نے اس کتاب میں انہیں باتوں کا اعادہ کیا ہے جن کو اس کے آقائے نعمت فرقہ خارجیہ نے اس سے پہلے کہا اور لکھا اور چھاپا تھا۔ اور اہل سنت و جماعت کثر اللہ تعالیٰ سوادہم نے اس کے رد و ابطال پر مسکت اور محقق جوابات دیئے تھے۔

میں بہت غور کرتا رہا کہ آخر اس گلی سڑی اور بسی ہوئی گندی خارجیت کے خیالات باطلہ کے اعادہ کی کیا ضرورت محمود یزیدی کو محسوس ہوئی تو میرا خیال اسی طرف گیا کہ ہونہ ہو کسی غیر مسلم کی اتکبائی کا کافی معاوضہ لے کر محمود یزیدی نے یہ کتاب لکھی۔ محمود یزیدی کا یہ کہنا کہ ”حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت زہر سے نہ ہوئی بلکہ دق کے مرض میں ان کی وفات ہوئی“ محض غلط و باطل ہے۔ کتب سیر و حدیث و شروح حدیث و تاریخ کی تصریحات کے خلاف ہے اور خود حضرات حسنین کریمین کے فرمان کے خلاف ہے۔ صواعق محرقة مؤلفہ امام علامہ شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی کی میں ہے۔

و بموتہ مسموما شهيدا جزم غیر واحد من المتقدمين كقتاده و ابی بکر بن حفص والمتأخرين كزین

العراقی فی مقدمته شرح التقرير.

ان کے زہر دے کر شہید ہونے کے سلسلے میں متقدمین میں سے کئی حضرات نے جزم کیا۔ جیسے قتادہ اور ابو بکر بن حفص اور متأخرین میں مثلاً زین الدین عراقی شرح تقریر کے اپنے مقدمہ میں۔

اسی میں ہے۔

و جهد به اخوه ان يخبره بمن سقاه فلم يخبره.

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ان کے بھائی نے یہ جاننے کی بڑی کوشش کی انہیں کس نے زہر دیا؟ لیکن آپ نے نہیں بتایا۔

اسی میں ہے۔

و فی رواية انی یا اخی سقیت السم ثلث مرات لم اسقه مثل هذه المرة فقال من سفاک؟ قال ما سوالک عن هذا تريد ان تقاتلهم؟ اکل امرهم الی الله اخرجه ابن عبد الله و فی اخرى لقد سقیت السم مرارا ما سقیته بمثل هذه المرة.

ایک روایت میں ہے کہ اے میرے بھائی! مجھے تین بار زہر دیا گیا، لیکن اس مرتبہ کی طرح اس سے پہلے کبھی نہیں دیا گیا تھا۔ اس پر کہا۔ کہ آپ کو زہر کس نے دیا؟ اس کے بارے میں تم پوچھ کر کیا کرو گے، کیا تم ان سے جنگ کرو گے؟ میں ان لوگوں کا معاملہ اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔ ابن عبد اللہ نے اس کی تخریج کی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا۔ مجھے کئی بار زہر دیا گیا، لیکن اس بار کے جیسا زہر اس سے پہلے نہیں دیا گیا۔

روایاتِ مندرجہ بالا سے ظاہر و باہر ہے کہ آپ کی شہادت زہر پلانے سے واقع ہوئی۔ جس پر متقدمین و متاخرین نے جزم و یقین کیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زہر پلانے والے کے متعلق بکوشش دریافت کیا تو آپ نے نہ بتایا بلکہ یہ فرمایا کہ مجھے متعدد بار زہر دیا گیا ہے۔ لیکن اس بار کا زہر ہر بار سے زیادہ خطرناک اور ہلاکت خیز ہے۔ اے برادرِ عزیز! کیا تم دریافت کر کے زہر دینے والوں سے مقاتلہ کرنا چاہتے ہو، میں ان کے امر کو اللہ پر چھوڑتا ہوں۔ جب امامین کریمین حضرات حسنین دونوں کو زہر دینے کا یقین محکم تھا تو نہ معلوم محمود یزیدی کو کس ابلیس نے آکر کان میں کہہ دیا کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت زہر سے نہ ہوئی تھی۔ تعجب ہے کہ اہل معاملہ اور گھروالے، خدمت عیادت میں رہنے والے تو زہر دینے اور اس سے شہادت واقع ہونے کی تصریح فرمائیں اور محمود یزیدی اس کے خلاف بغیر کسی ثبوت و دلیل کے اس کا انکار کرے۔ ایسی جرأت و جسارت کسی سر پھرے ہی کی ہو سکتی ہے۔

نیز محمود یزیدی کا یہ کہنا کہ ”قتل حضرت عثمان غنی میں حضرت مولیٰ علی کا ہاتھ تھا“ محض غلط و باطل اور کذب و زور ہے۔ چھوٹا اتہام و الزام اور بے اصل بہتان و افتراء ہے۔ تمام کتب سیر و احادیث و تواریخ کی تصریحات کے خلاف ہے۔ بلکہ کتب صحیحہ میں یہ ہے کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے حضرات امامین کریمین حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ تم دونوں تلواریں لے کر جاؤ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جا کر ان کی حفاظت و نگرانی کرو۔ اور دروازے کے اندر کسی کو داخل نہ ہونے دو کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تک پہنچ سکے۔ اس وقت حضرت عثمان غنی کے مخالفین ان کی جانب تیر اندازی کرنے لگے۔ اس تیر اندازی میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ زخموں سے خون میں شرابور ہو گئے پھر جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وجہ الکریم نے پہنچ کر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ جب تم دونوں دروازے پر تھے تو امیر المومنین عثمان غنی کیسے قتل کئے گئے اور اپنا دست مبارک اٹھا کر حضرت امام حسن کے ایک طمانچہ مارا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے پر مارا اور محمد بن طلحہ اور عبداللہ بن زبیر پر برہم ہوئے اور برا بھلا کہا۔ صواعق محرقہ میں ہے۔

و قال للحسن والحسين اذهبا بسيفيكما حتى تقوموا على باب عثمان فلا تدعا احدا يصل اليه وبعث الزبير ابنه وبعث طلحة ابنه وبعث عدة من اصحاب محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ابناهم يمنعون الناس ان يدخلوا على عثمان.

حضرت علی نے حضرت حسن و حسین سے کہا۔ تم دونوں اپنی اپنی تلواریں لے کر جاؤ اور عثمان کے مکان کے گیٹ پر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کو بھی اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دینا۔ حضرت زبیر اور طلحہ نے بھی اپنے اپنے بیٹوں کو بھیجا۔ نیز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب نے اپنے صاحبزادوں کو بھیجا کہ وہ لوگوں کو حضرت عثمان کے گھر میں داخل ہونے سے روک دیں۔

اسی میں ہے۔

ورمى الناس باب عثمان بالسهم حتى خضب الحسن بالدماء على بابہ.

عثمان کے اوپر لوگوں نے تیر پھینکا، یہاں تک کہ حضرت حسن جو اُن کے گھر کے دروازے پر کھڑے تھے خون میں شرابور ہو گئے۔

اسی میں ہے۔

وصعدت امراته الى الناس وقالت ان امير المؤمنين قد قتل فدخل الناس فوجدوه مذبوحاً فبلغ الخبر عليا وطلحة والزبير وسعدا ومن كان بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم للخبر الذي اتاهم حتى دخلوا على عثمان فوجدوه مقتولا فاسترجعوا فقال علي لابنيه كيف قتل امير المؤمنين وانتم علي الباب ورفع يده فلطم الحسن و ضرب صدر الحسين و شتم محمد بن طلحة و عبد الله بن الزبير.

حضرت عثمان کی بیوی اوپر چڑھ گئیں اور بولیں کہ امیر المومنین قتل کر دئے گئے۔ اتنے میں لوگ اندر داخل ہوئے تو ان کو ذبح کیا ہوا پایا۔ یہ بات علی، طلحہ، زبیر، سعد اور جو لوگ مدینہ میں تھے سب لوگوں کو پہنچی۔ سب لوگ نکل گئے۔ اس خبر نے تمام لوگوں کا دماغ اڑا دیا تھا۔ پھر وہ لوگ حضرت عثمان کے پاس آئے تو انہیں مقتول پایا۔ اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا۔ حضرت علی نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ کہ جب تم لوگ گیٹ پر کھڑے ہو تو کیسے امیر المومنین کا قتل ہو گیا اور اپنا ہاتھ اٹھایا اور حضرت حسن کے تھپڑ مارا۔ اور امام حسین کے سینے پر مارا۔ محمد بن طلحہ اور عبداللہ بن زبیر کو برا بھلا کہا۔ نیز محمود یزیدی کا یہ کہنا کہ ”حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید پر خروج و بغاوت کی یزید خلیفہ برحق تھا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور یزید عابد و زاہد اور متقی و پرہیزگار تھا۔ غلط و باطل ہے۔ چونکہ جب سے واقعہ کربلا ظہور میں آیا اس وقت سے لے کر اب تک سارا عالم اسلام ہر سنی مسلمان کا بچہ، مرد، بوڑھا، جوان، عورت و مرد یقین سے جانتا ہے کہ حضرت امام عالی مقام میدان کربلا میں یزیدی لشکروں کے ہاتھ ظلماً شہید ہوئے بلکہ ہر وہ غیر مسلم جانتا ہے جس کو تاریخ اسلام پر اطلاع و عبور حاصل ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصطفیٰ کے لاڈلے، علی کے جگر پارے، خاتون جنت کے چہیتے، میدان کربلا میں دشمنوں کے ہاتھ سے ظلماً شہید کئے گئے۔ میرے خیال میں امام عالی مقام کے ظلماً شہید ہونے کی خبر، خبر متواتر کا درجہ رکھتی ہے۔ اس امر پر کسی دلیل و برہان کے لانے کی حاجت و ضرورت نہیں۔ فی الحقیقت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظلماً شہید ہونے کا انکار آفتاب نصف النہار اور اس کی تابانی و درخشانی کا انکار ہے۔ جس طرح آفتاب اور اس کی ضیاء کے منکر کو دنیا کا ہر فرد جھوٹا، لغو گو اور اعمیٰ و نابینا، کور چشم اور اندھا کہے گا اسی طرح اس معاملہ میں محمود یزیدی کو بھی دنیا کا ہر فرد انہی لفظوں کے ساتھ ذکر کرے گا۔ امام عالی مقام کی شہادت و مظلومیت پر ارض و سما، شمس و قمر بلکہ سارے کواکب و نجوم شاہد ہیں۔ شجر و حجر گواہ ہے، فرات کی موجیں بزبان حال اس پر ناطق ہیں، میدان کربلا کا ذرہ ذرہ ان کی حقانیت کا خطبہ پڑھ رہا ہے اور یزیدیوں کے ظلم و ستم اور جبر و استبداد پر لعنت و ملامت کر رہا ہے۔ امام عالی مقام کی شہادت کے واقعہ سے آسمان کا کلیجہ پھٹ گیا اور وہ اپنی آنکھوں سے خون رو پڑا۔ آسمان نے اتنا خون برسایا کہ صبح کو مٹکے گھرے خون سے بھرے تھے۔ پتھر کا سینہ شق ہو گیا اور پتھروں نے خون کا چشمہ بہا دیا۔ شمس و قمر اور کواکب و نجوم نے بے نور ہو کر امام عالی مقام کی شہادت و مظلومیت کا ماتم کیا۔ کربلا کی خاک خون ہو گئی۔ شیشہ میں بھری ہوئی مٹی خون بن گئی۔ ورس (کسم) راکھ ہو گیا۔ گوشت آگ ہو گیا۔ حتیٰ کہ نبی مکرم روجی فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پریشان حال ثرولیدہ بال گرد و غبار میں آلودہ ہو کر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں جلوہ فرما ہو کر امام عالی مقام کی خبر شہادت دی۔ کیا سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت سے بڑھ کر بھی کوئی شہادت ہو سکتی ہے۔ مگر کسی یزیدی اندھے کو کچھ نظر نہیں آتا۔ وہ کمال بے حیائی سے یہ کہہ رہا ہے کہ امام حسین باغی تھے اور امیر برحق یزید پلید علیہ ما علیہ پر امام حسین نے خروج بغاوت کیا تھا۔ اس کا دل پتھر سے بھی سخت تر فہمی کالہ حجارۃ او اشد قسوة کا صحیح مصداق تھا۔ محمود یزیدی نے بغیر تحقیق و تفتیش جن امور باطلہ اور صدور جرم و گناہ کی نسبت اہل بیت نبوت کے مخصوص افراد کی طرف کی ہے شرعاً ایسی نسبت کسی مسلمان کی طرف بھی جائز نہیں بلکہ ناجائز و ناروا ہے۔ احیاء العلوم اور شرح فقہ اکبر اور تحفۃ الاعالیٰ میں ہے۔

لا يجوز نسبة مسلم الى كبيرة من غير تحقيق نعم يجوز ان يقال ان ابن ملجم قتل عليا وابو لؤلؤ قتل عمر فان ذلك ثبت متواترا ولا يجوز ان يرمى مسلم بفسق و كفر من غير تحقيق.

کسی مسلمان کی طرف بغیر تحقیق گناہ کبیرہ کی نسبت کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں جائز یہ ہے کہ کہا جائے کہ ابن ملجم نے حضرت علی کو قتل کیا اور ابو لؤلؤ نے حضرت عمر کو قتل کیا۔ کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے۔ نہ یہ جائز ہے کہ بغیر تحقیق کسی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مسلمان پر فسق و کفر کا الزام لگایا جائے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے۔

و اما ما نفوه بعض الجهلة من ان الحسين كان باغيا فباطل عند اهل السنة والجماعة و لعل هذا من هذيانات الخوارج الخوارج عن الجادة.

بعض جہلاء نے جو یہ کہو اس کیا ہے کہ امام حسین باغی تھے، یہ اہلسنت و جماعت کے نزدیک غلط ہے۔ غالباً یہ خارجیوں کے ہذیانات میں سے ہے۔ جو صراطِ مستقیم سے ہٹے ہوئے ہیں۔

یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ امام عالی مقام اپنے رفقاء کے ساتھ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کوفہ کی جانب یزیدیوں سے جنگ و محاربہ کرنے ہرگز تشریف نہ لے گئے تھے۔ اگر ایسا قصد ہوتا تو حضرات صحابہ و تابعین اور دیگر مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جنگ کی مکمل تیاری کے ساتھ لے کر یزید کے دار الخلافہ دمشق و شام کو تشریف لے جاتے بلکہ بفرض غلط اگر امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزیدیوں سے جنگ کرنے کے ارادے سے بھی تشریف لے گئے تھے تو بھی اس کو خروج و بغاوت انصاف کی دنیا میں نہیں کہا جاسکتا۔ چونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصالحت ہی اس شرط پر ہوئی تھی کہ امیر معاویہ کے بعد خلافت حضرت امام حسن کی طرف لوٹا دی جائے گی۔ کتب سیر میں اسی کی تصریح ہے کہ جب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا تو اس کے بنو اب میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان شرطوں کو قبول کیا۔ صواعق محرقہ میں ہے۔

فكتب الى معاوية يخبر انه يصير الامر اليه على ان تكون له الخلافة من بعده و على ان لا يطلب احداً من اهل المدينة و الحجاز و العراق بشئ مما كان ايام ابيه و على ان يقضى عنه ديونه فاجابه معاوية الى ما طلب الا عشرة فلم يزل يراجع حتى بعث اليه برق ابيض و قال اكتب ما شئت فيه فانا لنزومه كذا في كتب السير.

امام حسن نے حضرت امیر معاویہ کو اس اطلاع کا خط لکھا کہ درج ذیل شرائط کے ساتھ معاملہ حکومت آپ کے حوالے۔ (۱) آپ کے بعد خلافت میری طرف دوبارہ آجائے گی۔ (۲) آپ اہل مدینہ، اہل حجاز اور اہل عراق میں کسی سے ان کے والد کے زمانہ کی کوئی چیز طلب نہیں کریں گے۔ (۳) ان کا قرض ادا کریں گے۔ حضرت معاویہ نے ان کے مطالبات کا مثبت جواب دیا، سوائے نمبر دس کے۔ مراجعت کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ ان کے پاس ایک سادہ کاغذ بھیجا اور کہا ”جو آپ چاہتے ہیں لکھ دیجئے، میں اس کا التزام کروں گا۔“

ظاہر ہے کہ اس صورت مفروضہ میں اپنے اور اپنے برادرزادگان کے حقوق حاصل کرنے کی غرض سے جنگ ہوئی۔ اور جو اپنے صحیح حقوق حاصل کرنے کے لئے جنگ کرے اس کو دنیا کا کوئی عدل پسند شخص خروج و بغاوت قرار نہیں دے سکتا۔

Click For More Books

سب سے زیادہ تعجب اور حیرت و استعجاب مجھے اس پر ہے کہ محمود یزیدی نے یزید کی مدح سرائی میں جتنی بھی خامہ فرسائی کی ہے وہ حقیقت سے منزلوں دور ہے۔ محمود یزیدی نے یزید کی تعریف و توصیف اور مدح و ثناء کر کے اپنے یزیدی ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا تذکرہ کرتا ہے۔ اور وہ قیامت میں اسی کے ساتھ اٹھایا بھی جائے گا۔ حدیث صحیح المروء مع من احب اور انت مع من احببت اسی پر دال ہے۔ اگر محمود فی الحقیقت عباسی ہوتا تو خلفائے بنی عباسیہ کی واقعی مدح و ثناء کرتا اور بنی ہاشم کی حقیقی تعریف و توصیف کرتا۔ چونکہ بنو عباس و بنو ہاشم میں چولی دامن کا ساتھ رہا ہے۔ لیکن محمود نے براہ تدلیس و تلمیس اور مکر و تزویر، چہرہ پر ”عباسی“ کا نقاب ڈال کر عالم اسلام کو اس طرح دھوکا دینے کی کوشش کی ہے کہ میں گھر کا بھیدی ہو کر سربستہ رازوں کو منکشف کر رہا ہوں۔ میرے خیال میں محمود کے یزیدی ہونے کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ اس نے کتاب کے نام میں اپنے بدنام جہاں اور رسوائے عالم پیشوا یزید کا نام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے پہلے لکھا ہے۔ حالانکہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جلیل الشان صحابی و مجتہد اور یزید کے باپ تھے۔ امارت و خلافت، شرافت و کرامت، وجود و حقیقت غرض ہر اعتبار سے یزید پر مقدم تھے۔ اور یزید فاسق و فاجر شرابی کبابی تھا۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا تھا۔ اور ہر اعتبار سے ان سے موخر تھا۔ صحابی کا ذکر غیر صحابی کے نام پر مقدم کرنا اور صحابی باپ کے نام کو فاسق بیٹے کے نام سے پہلے لکھنا عقل و دیانت کا تقاضا تھا مگر محمود کو اپنا پکا یزیدی ہونا ظاہر کرنا تھا اسی لئے اس نے اپنی کتاب کا نام ”خلافت یزید و معاویہ“ رکھا۔ خلاصہ یہ کہ محمود یزیدی نے یزید کا خود ساختہ متنبی اور نقلی سپوت بننے کی پوری کوشش و سعی کی ہے۔ لیکن میں آج مسلمانان عالم کو صاف طریقہ پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ یزید کے بعد جو یزید کا خاص نسبی بیٹا اور اصلی سپوت تھا جس کی تربیت و تعلیم اور نشو و نما اور پرورش اپنے دادا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اپنے باپ یزید پلید کے گودوں میں ہوئی تھی اس نے اپنے زمانہ خلافت میں بعد یزید اپنے باپ دادا کے متعلق کیا کہا ہے اور کیسا تجنٹ اور فیصلہ کر دیا ہے۔ جس سے یزید کے خود ساختہ متنبی اور نقلی سپوت محمود یزیدی کے قول پر ضرب کاری پڑتی ہے۔ اور اس کی پوری پوری پول کھلتی ہے۔ صواعق محرقہ میں ہے۔

و من صلاحہ الظاہر انہ لما ولی العهد صعد المنبر فقال ان هذه الخلافة حبل الله وان جدی معاویہ نازع الا مراہلہ و من هو احق به منه علی ابن ابی طالب و ركب بکم ماتعلمون حتی اتته منیتہ فصار فی قبرہ رهنأ بذنوبہ ثم قلد ابی الامرو کان غیر اهل له و نازع ابن بنت رسول الله (صلی الله علیہ وسلم) فقصف عمرہ و انتبر عقبہ و صار فی قبرہ رهنأ بذنوبہ ثم بکی و قال انہامن اعظم الامور علینا علمنا بسوء مصرعہ و بنیس منقلبہ و قد قتل عترۃ رسول الله (صلی الله علیہ وسلم) و اباح الخمر و خرب الکعبۃ و لم اذق حلاوة الخلافة فلا اتقلد مرار تھا فشانکم امر کم واللہ لئن کانت الدنیا خیرا فقد نلنا منها حظا و لئن کانت شرأ فکفی ذریۃ ابی سفیان ما اصابوا منها ثم تغیب فی منزله حتی مات

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بعد اربعین یوماً علی ما مر فرحمہ اللہ حیث انصف من ابیہ و عرف الامر لا ہلہ کما عرفہ عمر بن عبد العزیز بن مروان الخلیفۃ الصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی یزید کے بعد اس کی جگہ پر امیر و خلیفہ ہونے والے یزید کے بیٹے کے صلاح ظاہر میں سے یہ ہے کہ جب اس کو امیر و خلیفہ بنایا گیا تو اس نے منبر پر چڑھ کر خطبہ میں یہ کہا کہ یہ خلافت جبل اللہ ہے۔ بیشک میرے دادا معاویہ نے امر خلافت میں علی بن ابی طالب سے منازعت کی جو علی امر خلافت کے اہل تھے اور میرے دادا سے امر خلافت میں زیادہ مستحق تھے۔ میرے دادا تم پر ان چیزوں کے ساتھ مسلط ہوئے جن کو تم جانتے ہو یہاں تک کہ ان کو موت آئی اور وہ اپنی قبر میں اپنے گناہوں کے باعث مرہون ہیں۔ پھر امر خلافت کا قلابہ میرے باپ یزید کی گردن میں ڈالا گیا اور آنحضرتؐ کی خلافت کا اہل نہ تھا اور میرے باپ یزید نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چیت سی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فرزند عزیز امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منازعت کی تو اس کی عمر کم ہو گئی اور وہ منقطع النسل ہو کر مرا۔ وہ بھی اپنے گناہوں کے باعث اپنی قبر میں مرہون ہے۔ پھر یزید کا بیٹا رویا اور رو کر یہ کہا کہ یزید کا انجام وحشر برا ہوا اور ہوگا۔ چونکہ میرے باپ یزید نے اہل بیت رسول کو قتل کیا اور شراب کو حلال و مباح کر دیا اور کعبہ مکرمہ کو خراب و ویران کیا۔ پھر وہ بولا میں نے خلافت کی شیرینی کا ذائقہ نہ چکھا پس میں خلافت کی ترشی کا قلابہ اپنی گردن میں نہیں ڈالنا چاہتا تم لوگ اپنے معاملہ کو سمجھو۔ خدا کی قسم اگر دنیا بہتر ہے تو ہم نے دنیا سے خیر کا حصہ پالیا اور اگر دنیا بری ہے تو ابو سفیان کی اولاد کے لیے وہ کافی ہے جو دنیا کی برائی میں مبتلا ہوئے پھر وہ اپنے گھر میں چھپ گئے۔ یہاں تک کہ چالیس دن کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ اللہ اس پر رحم کرے کہ اپنے باپ کے بارے میں انصاف کیا اور خلافت کے اہل کو جانا جیسا کہ اس کو خلیفہ صالح عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جانا تھا۔

یزید کا اصلی یا نسبی بیٹا جس نے اپنے باپ کے اعمال و افعال کا پچھم خود معائنہ کیا تھا اور اس کے احوال پر بخوبی مطلع و باخبر تھا۔ وہ تو اپنے باپ یزید پر امام عالی مقام کے قتل کا الزام قائم کرتا ہے اور اپنے باپ کو ظالم و جابر، فاسق و فاجر، آثم و گنہگار بتاتا ہے۔ اور اپنے باپ کو خلافت کا اہل قرار نہیں دیتا۔ لیکن محمود یزیدی خود ساختہ متبہنی بن کر اور نقلی سپوت ہو کر یزید کے حالات سے بے خبر رہ کر اور اس کے کردار و کروت کا معائنہ کئے بغیر تیرہ سو سال کے بعد یزید کو عابد و زاہد، متقی و پرہیزگار بتاتا ہے اور اس کی تعریف و توصیف کا خطبہ پڑھتا ہے۔ اے اہل انصاف! غور کرو۔ اے اہل فکر و نظر! سوچو۔ کس کا بیان سچا ہوگا۔ بلاشبہ محمود یزیدی جھوٹا اور اس کا بیان غلط و باطل عدل و انصاف کی بارگاہ میں قرار دیا جائے گا۔ اور ہر عقل و خرد والا فیصلہ میں یہی کہے گا کہ محمود یزیدی دروغ گو اور کاذب ہے۔ امیر المومنین عمر بن عبد العزیز جن کی خلافت، خلافت راشدہ میں شمار کی جاتی ہے ان کے سامنے ایک شخص نے یزید کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امیر المومنین یزید بن معاویہ نے ایسا کہا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ برہم ہوئے اور فرمایا کہ اے شخص تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے۔ پھر آپ نے اس شخص

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کے متعلق بیس کوڑے مارنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور اس شخص کو بیس کوڑے مارے گئے۔ صواعق محرقہ میں ہے۔

قال نوفل بن ابی الفرات كنت عند عمر بن عبد العزيز فذكر رجل يزيد فقال: قال امير المؤمنين يزيد بن معاوية فقال تقول امير المؤمنين فامر به فضرب عشرين سوطاً.

نوفل بن ابی فرات نے کہا۔ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس تھا۔ ایک شخص نے یزید کو یاد کیا، اور کہا۔ ”امیر المؤمنین یزید بن معاویہ نے کہا۔“ اس پر انہوں نے کہا۔ ”تم یزید کو امیر المؤمنین کہتے ہو۔“ اس کے متعلق حکم دیا اور اسے بیس کوڑا لگایا گیا۔

اسی میں ہے۔

فقد مر عنه انه ضرب من سمي يزيد امير المؤمنين عشرين سوطاً و لعظيم صلاحه و عدله و جميع احواله و مآثره قال سفیان الثوري كما اخرج عنه أبو داود في سننه الخلفاء الراشدون خمسة ابو بكر و عمر و عثمان و علي و عمر بن عبد العزيز.

یہ روایت ان سے گزری کہ انہوں نے اس شخص کو بیس کوڑے لگانے کا حکم دیا، جس نے یزید کو ”امیر المؤمنین“ کہا تھا۔ عمر بن عبد العزیز کی وہ شخصیت ہے کہ جن کی عظمت صالحیت کردار اور عدل و انصاف اور دیگر احوال و آثار کی وجہ سے سفیان ثوری نے کہا جس کی تخریج ابو داؤد نے اپنی سنن میں کی۔ ”خلفائے راشدین پانچ ہیں۔ ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور عمر بن عبد العزیز۔“

حتی کہ عبد اللہ بن حنظلہ بن غسیل نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم یزید کے ظلم و جور کے مقابلہ میں اس وقت نکلے کہ جب ہمیں اندیشہ ہوا کہ اب آسمان سے پتھر برسایا جائے گا۔ اس لئے کہ یزید وہ شخص ہے جو حرام عورتوں میں سے امہات الاولاد اور بیٹیوں سے اور بہنوں سے نکاح کو جائز بتاتا تھا اور شراب پیتا تھا۔ اور نماز نہ پڑھتا تھا۔ صواعق محرقہ میں ہے۔

فقد اخرج الواقدي من طرق ان عبد الله ابن حنظلة بن الغسيل قال والله ما خرجنا على يزيد حتى خفنا ان نرمي بالحجارة من السماء انه كان رجلا ينكح امهات الاولاد و البنات و الاخوات و يشرب الخمر و يدع الصلوة.

واقدی نے کئی طرق سے تخریج کی کہ عبد اللہ ابن حنظلہ بن غسیل نے کہا کہ خدا کی قسم ہم یزید کے ظلم و جور کے خلاف اس وقت نکلے جب ہمیں اندیشہ ہوا کہ اب آسمان سے پتھر برسایا جائے گا۔ اس لئے کہ یزید وہ شخص ہے جو حرام عورتوں سے اور بیٹیوں سے اور بہنوں سے نکاح کو جائز کہتا تھا اور شراب پیتا تھا۔ اور نماز چھوڑ دیتا تھا۔

عبارتِ مسطورہ بالا سے معلوم ہوا کہ جس یزید پلیدی کو محمود یزیدی عابد و زاہد، متقی و پرہیزگار اور خلیفہ برحق اور امیر المؤمنین بتاتا ہے وہ فاسق و فاجر تھا۔ گنہگار و بدکار تھا، خلیفہ برحق اور امیر المؤمنین نہ تھا۔ اور جس نے اس کو امیر المؤمنین کہا اس کو بیس کوڑے لگائے گئے۔ کاش آج خلافت راشدہ کا عہد ہوتا اور اسلامی حکومت ہوتی تو محمود یزیدی پر اتنے کوڑے پڑتے کہ مزاج درست ہو جاتا۔ اگرچہ یزید کے بیٹے نے اپنے دادا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گنہگار بتایا لیکن ہم اہل

Click For More Books

سنت و جماعت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک محترم صحابی رسول جانتے اور مانتے ہیں۔ ان کی شان مبارک میں کوئی خیف کلمہ کہنا، لکھنا، چھاپنا جائز نہیں رکھتے۔ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ ہر صحابی رسول کا ذکر خیر اچھے لفظوں سے کیا جائے اور ان کے لئے کبھی ہلکا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔ اور اسی طرح اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے محبت و عقیدت ان کی تعظیم و تکریم اپنا اہم شعار اور علامت ایمان قرار دیتے ہیں۔ ہم اہل سنت و جماعت بمضمون حدیث نبوی حضرات اہل بیت نبوت و حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین دونوں کی عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ اور دونوں کے طریقے کو قابل عمل جانتے ہیں۔ اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ شرح عقائد نسفی میں ہے۔

جعلوا من علامات اهل السنة والجماعة تفضيل الشيخين و محبة الخنتين.

علماء نے شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کی تفضیل اور حضرت عثمان و علی کی محبت کو اہل سنت و جماعت کی نشانی قرار دیا۔

اسی میں ہے۔

(و يكف عن ذكر الصحابة الابخير) لما ورد من الاحاديث الصحيحة في مناقبهم و وجوب الكف عن الطعن فيهم كقوله عليه الصلوة والسلام لا تسبوا اصحابي فلو ان احدكم انفق مثل احد ذهابا ما بلغ ومُدَّ احدهم ولا نصيفه و كقوله عليه الصلوة والسلام اكرموا اصحابي فانه خياركم (الحديث) و كقوله عليه الصلوة والسلام الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا من بعدى فمن احبهم فحببي احبهم و من ابغضهم فببغضى ابغضهم و من آذاهم فقد آذاني و من آذاني فقد آذى الله و من آذى الله تعالى فيوشك ان ياخذہ ثم في مناقب كل من ابى بكر و عمر و عثمان و على و الحسن و الحسين و غيرهم من اکابر الصحابة احاديث صحيحة.

جب صحابہ کا ذکر کیا جائے تو زبان کو ناشائستہ لفظ سے روکا جائے اور انہیں خیر سے ہی یاد کیا جائے۔ کیونکہ صحیح احادیث میں ان کے فضائل و مناقب وارد ہوئے ہیں۔ اور زبان کو ان پر طعن سے روکنے کا وجوب منقول ہوا ہے۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول ”میرے صحابہ کو گالی مت دو، کیونکہ تم میں اگر کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا راہ خدا میں خرچ کر دے تو مرتبے میں ان میں سے کسی کے مدیا اس سے کم وزن کے برابر بھی نہیں پہنچ پائے گا۔“ اور جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول ”میرے صحابہ کی تعظیم کرو، کیونکہ یہ تم میں بہترین لوگ ہیں۔“ و نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول ”اللہ اللہ میرے اصحاب کے سلسلہ میں محتاط رہنا، میرے بعد انہیں اپنے طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا، جس نے ان لوگوں سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔ جس نے انہیں ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے بلاشبہ اللہ کو ایذا دی۔ اور جس نے اللہ کو ایذا دی، تو وہ پکڑا جائے گا۔“ اس کے علاوہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، حسن، حسین وغیرہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اکابر صحابہ کی تعریف و توصیف میں صحیح احادیث وارد ہوئیں۔

اسی میں ہے۔

(و نشهد بالجنة للعشرة الذی بشرهم النبی علیہ (الصلوة) والسلام) حیث قال علیہ (الصلوة) والسلام ابو بکر فی الجنة و عمر فی الجنة و عثمان فی الجنة و علی فی الجنة و طلحة فی الجنة و زبیر فی الجنة و عبد الرحمن بن عوف فی الجنة و سعد بن ابی وقاص فی الجنة و سعید بن زید فی الجنة و ابو عبیدہ بن الجراح فی الجنة و و کذا نشهد بالجنة للفاطمة والحسن والحسین لما ورد فی الحديث الصحيح ان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة و ان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة و سائر الصحابة لا یذکرون الا بخیر و یرجى لهم اکثر مما یرجى لغيرهم من المومنین.

ہم ان دس حضرات کے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں جن کے جنتی ہونے کی بشارت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی۔ چنانچہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ”ابو بکر جنتی، عمر جنتی، عثمان جنتی، علی جنتی، طلحہ جنتی، زبیر جنتی، عبد الرحمن بن عوف جنتی، سعد بن ابی وقاص جنتی، سعید ابن زید جنتی اور ابو عبیدہ ابن جراح جنتی، اسی طرح ہم فاطمہ، حسن و حسین کے لئے جنتی ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔“ کیونکہ صحیح حدیث میں وارد ہوا کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ اور حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ تمام صحابہ کا تذکرہ خیر سے ہی کیا جائے گا اور دوسروں کے لئے جنتی امید کی جاسکتی ہے ان حضرات کے لئے ان سے زیادہ امید کی جائے گی۔

اسی میں ہے۔

سنل مالک بن انس عن اهل السنة والجماعة فقال ان تحب الشيخين ولا تطعن في الختین و تمسح علی الخفین.

مالک بن انس سے پوچھا گیا کہ اہل سنت و جماعت کون ہے۔ انہوں نے کہا۔ شیخین سے محبت رکھو اور ختین (عثمان و علی) پر طعن نہ کرو اور موزوں پر مسح کرو۔

اسی میں ہے۔

و بالجملة لم ينقل عن السلف المجتهدين والعلماء الصالحين جواز اللعن علی معاوية و احزابه لان غاية امرهم البغی والخروج علی الامام و هو لا یوجب اللعن و انما اختلفوا فی یزید بن معاوية. خلاصہ یہ کہ مجتہدین سلف اور علماء صالحین سے حضرت معاویہ اور ان کے گروہ کے متعلق لعنت کا جواز منقول نہیں ہوا۔ کیونکہ ان کے معاملے میں زیادہ سے زیادہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے امام وقت کے خلاف خروج کیا۔ اور یہ بات لعنت کا سبب نہیں بن سکتی۔ یزید بن معاویہ پر لعنت کے سلسلے میں علماء کا اختلاف ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

صواعق محرقہ میں ہے۔

ولا يجوز الطعن في معاوية لانه من كبار الصحابة.
حضرت معاویہ پر طعن و تشنیع بھی جائز نہیں کیونکہ ان کا شمار عظیم المرتبت صحابہ میں ہوتا ہے۔
صواعق محرقہ میں ہے۔

اعلم ان اهل السنة اختلفوا في تكفير يزيد بن معاوية.
جاننا چاہئے کہ یزید بن معاویہ کو کافر کہنے کے بارے میں اہل سنت و جماعت کے علماء آپس میں مختلف رائے ہو گئے ہیں۔
اسی میں ہے۔

وبعد اتفاقهم على فسقه اختلفوا في جواز لعنه بخصوص اسمه.
جہاں تک یزید کے فاسق ہونے کا تعلق ہے اس پر تو سب کا اتفاق ہے۔ البتہ اس پر نام لے کر لعنت کے جواز کے
سلسلہ میں اختلاف رائے ہے۔

هذا ما عندي والله سبحانه وتعالى اعلم و علمه عز اسمه اتم و احكم و آخر دعوانا ان
الحمد لله رب العالمين و صلى الله تعالى على خير خلقه و افضل عبده و نور عرشه سيدنا و مولانا
محمد و على آله و اصحابه و ازواجه و زرياته و اهل بيته اجمعين آمين.

مسئلہ ۴۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد کی محراب کے اوپر یا اللہ، یا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم لکھا تھا ابھرے الفاظ میں سمٹ سے۔ ایک شخص نے دیکھا اور لفظ یا کو مٹا دیا۔ اب صرف وہاں پر یا اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لکھا ہوا ہے۔ اب قابل دریافت یہ بات ہے کہ لفظ یا کے مٹانے والے شخص سے خداوند قدوس باز پرس کرے گا یا نہیں؟
مسئلہ محمد جان، مغلیہ پورہ، مراد آباد (۲ ص ۱۳۰)

الجواب: ظاہر ہے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ یا کے مٹانے والے نے اس لئے اس کو مٹایا کہ ندائے رسول علیہ
الصلوة والسلام ناجائز و حرام ہے یا شرک ہے۔ اگر مٹانے کی یہی وجہ ہے تو اصول شرع کے مطابق اس کا یہ مٹانا غلط ہے۔
چونکہ ندائے رسول ﷺ جائز و مباح ہے شرک نہیں۔ اس بناء پر مٹانے والے کا عقیدہ خراب و فاسد ہے۔ حضرت حق سبحانہ
تعالیٰ اس کے اس عقیدہ پر ضرور باز پرس فرمائے گا۔ صرف مٹانے پر اللہ تعالیٰ کا باز پرس کرنا تحت مشیت ہے۔ اگر چاہے تو
باز پرس کرے نہ چاہے تو نہ کرے۔ لیکن عقیدہ کی خرابی پر باز پرس ضرور فرمائے گا اور اگر اس نے کسی دوسری وجہ سے لفظ یا کو
مٹایا تھا تو بیان کیا جائے تاکہ اس کا حکم بتایا جاسکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم.

مسئلہ ۴۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ محلہ میں عقائد کی بناء پر باہمی نزاع مگر نزاع
کو دور کرنے اور اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کے واسطے تاکہ ہر کام میں سہولت و آسانی ہو جانے کی بناء پر جانہین سے صلاح کی

Click For More Books